بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۰۵۸

مرزا طاہر

کی

دعوتِ مباہلہ کا جواب

حضرت علامہ مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا، نزد لسبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی ۷۴۸۰۰

JERUSALEM ART
$ 50

تبلیغ و اصلاح

تبلیغ و اصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلمان جو عبادت و اطاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز۔ روزہ اور شعائر اسلامی کے پابند ہیں تبلیغ کے فرضِ کفایہ کی ذمہ داری سے سُبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں ہے۔ تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

اِن رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے، خود شائع کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔

آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر زمان

محمد منصور الزماں صدیقی

خط و کتابت کے لئے پتہ

صدیقی ٹرسٹ

نسیم پلازا۔ نشتر روڈ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر کے جواب میں

قادیانیوں میں جب مایوسی اور بے چینی کی لہر دوڑتی ہے تو ان کو مطمئن کرنے کیلئے قادیانی لیڈر کوئی نہ کوئی نیا شوشہ چھوڑنے کے عادی ہیں جس کا نتیجہ بالآخر ان کی مزید ذلت و رسوائی کی شکل میں نکلتا ہے۔ حال ہی میں قادیانیوں کے لیڈر مرزا طاہر کی طرف سے ایک نئی حرکت مذبوحی صادر ہوتی ہے اور وہ ہے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج۔ جس کا درج ذیل جواب راقم الحروف کی طرف سے مرزا طاہر کے نام بھیجا گیا

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

جناب مرزا طاہر احمد صاحب! السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

گزشتہ دنوں آپ کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج شائع ہوا، میں اسے شاید لائق التفات نہ سمجھتا مگر طویل سفر سے واپسی پر ڈاک میں اس کی ایک کاپی موجود پائی جس میں بطور خاص مجھے مخاطب کیا گیا تھا۔ جس کا جواب بطور خاص مجھ پر لازم ہوا، اس لیے جواباً چند نکات عرض کرتا ہوں،

۱۔ سب سے پہلے اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ناکارہ کا نام دور حاضر کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفوں کی فہرست میں درج فرمایا۔ یہ دراصل بہت بڑا اعزاز ہے جسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ	اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جاوے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کردے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور

اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ	ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی، مہربان ہونگے
عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ	وہ مسلمانوں پر، تیز ہوں گے کافروں پر، جہاد کرتے
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ	ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت
لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ	کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ	اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں
عَلِیْمٌ ۝	اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں بڑے علم
(المائدہ: ۵۴)	والے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں مرتدین سے مقابلہ کرنے والے حضرات کے چھ اوصافِ عالیہ بیان فرمائے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے محبوب بندے ہیں۔ دوم یہ کہ وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے سچے محب اور عاشق ہیں۔ سوم یہ کہ وہ اہلِ ایمان کے حق میں نہایت پست اور متواضع ہیں۔ چہارم یہ کہ وہ اہلِ کفر کے مقابلہ میں نہایت سخت ہیں۔ پنجم یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجالاتے ہیں۔ ششم یہ کہ وہ دین کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی پروا نہیں کرتے۔ آخر میں فرمایا کہ یہ حق تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے جس کو چاہتے ہیں یہ فضل عطا فرما دیتے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ کے اوّلین مصداق حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے رفقاء رضی اللہ عنہم تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب اور دیگر مرتدین کا مقابلہ کیا اور اس دور میں اس آیتِ کریمہ کا مصداق وہ حضرات ہیں جو مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اور اس کی ذریت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پس آپ کا اس ناکارہ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفین میں شمار کرنا گویا اس امر کی شہادت ہے کہ یہ ناکارہ اس دور میں آیتِ کریمہ کا مصداق ہے، ظاہر ہے کہ یہ اس ناکارہ کے بارے میں حق تعالیٰ شانہٗ کے فضلِ عظیم کی شہادت و بشارت ہے جس پر آپ کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے۔

یہ ناکارہ آنحضرت خاتم النبیین وسید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ ترین اور نالائق ترین امتی ہے اور اپنی رُوسیاہی و نالائقی میں پوری اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) میں شاید سب سے

بڑھ کر ہے۔ ہمارے حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہٗ کے بقول،

بکس نیست دریں امت تو آنکہ چوں احقر
باروئے سیاہ آمدہ و موئے زریری

ایسے نالائق و ناکارہ اُمّتی کے لیے اس سے بڑھ کر کیا اعزاز ہو سکتا ہے کہ اسے یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ کا مصداق بنا دیا جائے۔ آپ کی تحریر سے اس ناکارہ کو توقع ہو گئی ہے کہ انشاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس ناکارہ و نالائق "باروئے سیاہ آمدہ و موئے زریری" اُمّتی کی شفاعت فرمائیں گے۔

جب کبھی شوریدگانِ عشق کا ہوتا ہے ذکر
اے زہے قسمت کہ ان کو یاد آجاتا ہوں میں

بہر حال آپ نے مرزا قادیانی کے مخالفوں میں اس فقیر کا نام شامل کر کے مجھے بڑا اعزاز بخشا ہے۔ انشاء اللہ آپ کی یہ تحریر مجھے فردائے قیامت میں سندِ شفاعت کا کام دے گی اس لیے آپ کے مُنہ میں گھی شکر۔

۲ــــ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالہ انجامِ آتھم میں اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ آئندہ وہ علماء کو مخاطب نہیں کرے گا۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات.... وازمعنا ان لا نخاطب العلماء بعد ھٰذہ التوضیحات... وھذہ منا خاتمۃ المخاطبات (ص ۲۸۲)	ہمارے ذمہ جو تبلیغ فرض تھی آج ہم نے اس کا حق ادا کر دیا۔ اور اب ہمارا قصد یہ ہے کہ ان توضیحات کے بعد ہم علماء کو مخاطب نہیں کریں گے اور یہ ہماری طرف سے مخاطبات کا خاتمہ ہے۔

جب مرزا قادیانی ۱۸۹۷ء میں وعدہ کر چکا تھا کہ آئندہ ہم علماء کو خطاب نہیں کریں گے تو کیا نوّے سال کے بعد یہ وعدہ ــــ جو آپ کے عقیدے میں "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ" کا مصداق تھا۔ منسوخ ہو گیا یا آپ کے نزدیک مرزا کے وعدے وعید اور قول و فعل ایسے نہیں جن کی طرف التفات کرنا مرزا کی ذریت کے لیے ضروری ہو؟

۲۔۔۔ آپ نے علمائے امت کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ مباہلہ، دو فریقوں کے درمیان حق و باطل اور صدق و کذب کے جانچنے کا آخری معیار ہے۔ کیا آپ کے نزدیک ایک صدی کا عرصہ گزر جانے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا صدق و کذب اب تک مشتبہ ہے کہ آپ اس کے لیے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ آپ کو یا آپ کی جماعت کو اب تک اس معاملہ میں اشتباہ ہو تو ہو لیکن الحمد للہ امتِ اسلامیہ کو اور امت کے اس نالائق ترین فرد کو مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے میں ادنیٰ سے ادنیٰ شبہ نہیں، امتِ اسلامیہ کا قطعی و اجماعی عقیدہ و ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بلاشک و شبہ جھوٹا، مرتد اور زندیق ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ رسول اللّٰہ" کی صف میں شامل ہے ۔۔۔ حق تعالیٰ شانہ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمہ پنجاب کے جھوٹا ہونے پر ایسے بے شمار قطعی دلائل و شواہد جمع کر دیئے ہیں جن سے مرزا کا کذب آفتاب نصف النہار کی طرح عیاں ہو چکا ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں مرزا کا کذاب ہونا کسی ایسے شخص پر مخفی نہیں رہ سکتا جس کے دل میں نورِ ایمان کی معمولی روشنی باقی ہو اور جس کی دل کی آنکھیں یکسر بند نہ ہو گئی ہوں۔ ہاں! جو شخص ارشادِ خداوندی:

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

اور جو شخص دنیا میں اندھا رہے گا، سو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور زیادہ راہ گم کردہ ہوگا

کا مصداق ہو اس کے لیے سیاہ و سفید اور صدق و کذب کے درمیان امتیاز ممکن نہیں۔ مرزا کے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے کہ اس نے اپنی نام نہاد وحی کے ذریعہ اعلان کیا تھا کہ محترمہ محمدی بیگم کا آسمان پر اس سے نکاح ہو چکا ہے اور وہ ۱۸۸۸ء سے لے کر ۱۹۰۷ء تک اس نکاح کی منادی کرتا رہا۔ اور اسی نکاح کو پکا ثابت کرنے کے لیے اس نے ضمیمہ انجامِ آتھم میں یہاں تک لکھ دیا:

"یاد رکھو کہ اگر اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں نہ آئی، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ

ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں، وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔" (ص ۵۴)

ہمارا بھی ایمان ہے کہ خدا کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ اس کے سب وعدے سچے ہوتے ہیں۔ ان میں کبھی تخلف نہیں ہو سکتا اور اس کے ارادوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محمدی بیگم کا سایہ دیکھنا بھی مرزا کو نصیب نہ ہوا، جس سے قطعی طور پر ثابت ہوا کہ یہ خبیث مفتری مرزا غلام احمد قادیانی کا افترا تھا اور وہ اپنے اقرار کے بموجب ہر بد سے بدتر ہے۔ یہودی، نصرانی، ہندو، سکھ اور چوہڑے چمار بھی غیر مسلم ہیں، بُرے ہیں، مگر مرزا باقرارِ خود ان سے بھی بدتر ہے۔ کیا اس خدائی فیصلے اور مرزا کی اپنی تحریر کے بعد بھی مرزا کے جھوٹا، مفتری اور ہر بد سے بدتر ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ یہ میں نے صرف ایک مثال ذکر کی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے مرزا کو جھوٹا اور رُوسیاہ کرنے کے لیے سینکڑوں نہیں ہزاروں دلائل جمع کر دیے۔

۴۔ دیگر دلائل کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگوں سے مباہلے بھی کیے۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مرزا کا مسیح کذاب ہونا کھلے طور پر واضح فرما دیا، مثلاً:

الف: مرزا قادیانی نے ایک عیسائی پادری ڈپٹی آتھم سے پندرہ دن تک مناظرہ کیا۔ جب مرزا اپنے مضبوط حریف سے عہدہ برآ نہ ہو سکا تو جنابِ الٰہی سے فیصلے کا طالب ہوا، بقول اس کے خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں فریقوں میں سے جو جھوٹ پر ہے وہ آج کی تاریخ (۵ جون ۱۸۹۳ء) سے پندرہ مہینے کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

اس مباہلہ کی پیشگوئی کا اعلان کرتے ہوئے مرزا نے لکھا:

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی، یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے،

رُوسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں۔"

میعاد گزرتی گئی اور قادیانی امت کو یقین تھا کہ ان کے مسیح کذاب کی پیشگوئی کے مطابق آتھم پندرہ مہینے کے اندر ضرور مر جائے گا۔ کیونکہ مرزا نے یہ بھی لکھا تھا:

"اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کریگا، ضرور کریگا، زمین و آسمان ٹل جائیں گے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔"

لیکن جب میعاد میں صرف ایک رات باقی رہ گئی تو قادیان میں پوری رات شورِ قیامت برپا رہا۔ اور سب مرد و زن، چھوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کے سامنے ناک رگڑتے ہوئے یہ بین کر رہے تھے کہ یا اللہ آتھم مر جائے۔ یا اللہ آتھم مر جائے اور سب کو یقین تھا کہ آج سُورج طلوع نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آتھم کو مارنے کے لیے ٹُونے ٹوٹکے بھی کیے اور چنے پڑھوا کر اندھے کنویں میں ڈلوائے لیکن ان تمام تدبیروں، دعاوں اور شور و غوغا کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آتھم کو مرنے نہیں دیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ:

مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہیں تھی بلکہ مرزا کا اپنا افترا تھا۔

مرزا قادیانی اور ڈپٹی آتھم دونوں جھوٹے تو تھے ہی مگر مرزا، آتھم سے بڑا جھوٹا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی نظر میں مرزا قادیانی اس سزا کا مستحق تھا جو اس نے خود اپنے قلم سے تجویز کی تھی۔ یعنی:

اس کو ذلیل کیا جائے۔

رُوسیاہ کیا جائے۔

اس کے گلے میں رسّہ ڈالا جائے۔

اس کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔

اور جو سزا ممکن ہو سکتی ہے اس کو دی جائے۔

کیا اس خدائی فیصلے کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کسی مباہلے کی ضرورت رہ جاتی ہے؟

ب: ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو امرتسر کی عیدگاہ کے میدان میں مرزا قادیانی نے حضرت مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے رُو در رُو مباہلہ کیا۔ اس کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دے دیا کہ مرزا قادیانی حضرت مولانا موصوف کے سامنے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ اور مولانا موصوف مرزا کے مرنے کے بعد بھی سلامت باکرامت رہے۔ کیا اس کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کسی آسمانی شہادت کی ضرورت ہے؟

ج: ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا قادیانی نے حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فاتح قادیان کے خلاف مباہلہ کا اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا: "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ"

اس میں مرزا نے اللہ تعالیٰ سے نہایت تضرع و ابتہال کے ساتھ گڑگڑا کر مکرر سہ کرر یہ دعا و التجا کی تھی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے "مگر نہ انسانی ہاتھوں سے، بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے" اور اس اشتہار میں مولانا مرحوم کو مخاطب کر کے مرزا نے لکھا:

> "اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مُفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے، اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ وہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔
>
> اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں۔ اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے مطابق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے
جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ
ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔
یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ
چاہا ہے۔"

اور اس اشتہار کے آخر میں مرزا قادیانی نے لکھا:

"بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے
پرچہ میں چھاپ دیں، اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ
میں ہے۔"

مرزا قادیانی نے نہایت آہ وزاری کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے جو فیصلہ طلب کیا تھا اس کا نتیجہ سب کے سامنے آگیا کہ مرزا ۲۵ رمئی ۱۹۰۸ء کو رات دس بجے تک چنگا بھلا تھا۔ شام کا کھانا کھایا اور رات دس بجے کے بعد اچانک خدائی عذاب یعنی وبائی ہیضہ میں مبتلا ہوا، اور دونوں راستوں سے غلیظ مواد خارج ہونا شروع ہوا، چند ہی گھنٹوں میں زبان بند ہو گئی اور بارہ گھنٹوں کے اندر ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہو گیا۔ جبکہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم و مغفور، مرزا کی ہلاکت کے بعد اکتالیس سال تک ماشاء اللہ زندہ و سلامت رہے۔ اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں سرگودھا میں واصل بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

اس خدائی فیصلے اور مرزا کی منہ مانگی موت نے ثابت کر دیا کہ وہ مفتری اور کذاب تھا۔ مسیح موعود نہیں تھا اور یہ کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے تھا۔

مرزا طاہر صاحب! کیا اس خدائی فیصلہ کے بعد بھی کسی مباہلہ کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

۵۔۔۔ آج آپ علمائے اُمت کو مباہلہ کے لیے بلاتے ہیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ نصف صدی تک آپ کے ابا مرزا محمود کو مباہلہ کے مسلسل چیلنج دیئے جاتے رہے۔ اور مرزا محمود نے ان میں

سے کسی ایک کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کی۔ اس کی بھی چند مثالیں سن لیجئے:

الف: مولانا عبدالکریم مباہلہ نے مرزا محمود پر بدکاری کا الزام لگایا۔ اسے بار بار مباہلہ کا چیلنج دیا، اور اس کے لیے 'مباہلہ' نامی اخبار جاری کیا۔ مرزا محمود نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کے بجائے مولانا عبدالکریم کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ ان کا مکان جلا دیا گیا، ان پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا اور بالآخر ان کو قادیان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

اگر مرزا محمود میں حق و صداقت کی کوئی رمق تھی تو اس نے مولانا عبدالکریم مباہلہ کا چیلنج کیوں قبول نہیں کیا ـــــ مولانا عبدالکریم مرحوم کی بہن سکینہ، جو مرزا محمود کے گناہ کا تختۂ مشق بنی، شاید آج زندہ ہے۔

ب: عبدالرحمٰن مصری مرزا محمود کا ایسا وفادار اور مقرب مرید تھا کہ مرزا محمود کی غیر حاضری میں وہ قادیان میں 'قائم مقام خلیفہ' تک بنایا گیا۔ غالباً ۱۹۳۶ء میں مرزا محمود نے اس کے لڑکے کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ عبدالرحمٰن مصری نے مرزا محمود سے اس معاملہ کی تحقیقات کے لیے جماعت کے چند سرکردہ افراد پر مشتمل کمیشن مقرر کرنے کا مطالبہ کیا، جس کے سامنے وہ اپنے الزامات ثابت کر سکے۔ مرزا محمود نے اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کے بجائے عبدالرحمٰن مصری اور اس کے ساتھی فخرالدین ملتانی کو ظلم و جور کا نشانہ بنایا، ملتانی کو قتل کر دیا گیا اور مصری پر نقض امن کے تحت مقدمات دائر کر دیئے گئے۔ عبدالرحمٰن مصری نے عدالت عالیہ لاہور میں بیان دیتے ہوئے کہا:

> "موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کیلئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے، انکے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔"

عبدالرحمٰن مصری نے مرزا محمود کے نام ایک خط میں یہ بھی لکھا تھا:

"میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ مجھے مختلف ذرائع سے یہ علم ہو چکا ہے کہ آپ جنبی ہونے کی حالت میں ہی بعض دفعہ نماز پڑھانے آجاتے ہیں۔"

ان تمام غلیظ الزامات کے باوجود مرزا محمود کو عبدالرحمٰن مصری کا سامنا کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اسے مصری کی دعوت کو قبول کرنا موت سے بدتر نظر آیا۔۔۔۔ کیا اس سے کھلے طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس کا انگ انگ اور بند بند نجس تھا۔ اور کیا اس کے بعد بھی کسی عقلمند کو اس کے جھوٹا اور نجس ہونے میں کوئی شبہ رہ سکتا ہے۔

ج، پھر آپ ہی کی جماعت کے ایک منحرف گروہ نے 'حقیقت پسند پارٹی' تشکیل دی جس نے مرزا محمود پر سنگین اخلاقی الزامات عائد کیے۔ انہوں نے 'تاریخِ محمودیت' نامی کتاب لکھی جس میں مرزا محمود کی بدکاریوں پر ۲۸ قادیانی مردوں اور عورتوں کی مؤکد بعذاب حلفیہ شہادتیں قلم بند کی گئیں۔ اور ان حلفیہ شہادتوں میں یہاں تک لکھا گیا کہ مرزا اپنی بیٹیوں کی بھی عصمت دری کرتا ہے، اور یہ کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدکاری کراتا ہے۔ 'تاریخِ محمودیت' میں مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ اور ان مؤکد بعذاب حلفیہ شہادتوں کے مقابلہ میں اس سے مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

پھر یہی مضمون راحت ملک کی کتاب "ربوہ کا مذہبی آمر" میں شفیق مرزا کی کتاب "شہرِ سدوم" میں اور مرزا محمد حسین بی کام کی کتاب "منکرینِ ختمِ نبوت کا انجام" میں دہرایا گیا۔ اور مرزا محمود سے حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ ان واقعات کی تردید کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن مرزا محمود نے ان میں سے کسی چیلنج کا جواب نہ دیا اور اس پر سکوتِ مرگ طاری رہا۔ البتہ اپنے بھولے بھالے خوش عقیدہ مریدوں کو ان کتابوں کے نہ پڑھنے کا 'سرکاری فرمان' جاری کر دیا۔ کیا اہلِ عقل اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کریں گے کہ مرزا محمود کے اخلاقی خط و خال وہی تھے جو ان کتابوں میں حلفیہ شہادتوں کے ذریعہ بار بار دہرائے گئے ہیں۔ مرزا طاہر صاحب! کیا اسی 'خاندانی تقدس' کے بل بوتے پر آپ علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دینے چلے ہیں؟

بادۂ عصیاں سے دامن تر بہ تر ہے شیخ کا
اس پہ دعوٰی ہے کہ اصلاحِ دو عالم ہم سے ہے

مرزا طاہر صاحب! اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ کے باپ پر "حقیقت پسند پارٹی" کے الزامات غلط ہیں، تو آپ نے ان کے مطالبہ 'حلف مؤکد بعذاب' اٹھا کر ان الزامات کی تردید کرنے اور مباہلہ کرنے کی جرأت آج تک کیوں نہیں کی؟

د : آپ کی جماعت میں کسی اور کو معلوم ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو تو یقیناً معلوم ہوگا کہ آپ کے ابا کی موت کن عبرت ناک حالات میں ہوئی، اور وہ اپنی زندگی کے آخری گیارہ سالوں میں ایک طویل عرصہ تک کس طرح مُرقعِ عبرت بنا رہا، خصوصاً اس کے آخری دورِ ایام میں اس کی کیفیت کیا تھی؟ اور اس کی موت کیسی عبرتناک ہوئی۔

اور پھر یاد ہوگا کہ آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر کی ناگہانی موت کس طرح واقع ہوئی۔ آپ کے اسلام آباد کے 'قصرِ خلافت' کے سامنے ہونے والے جلسہ میں شیرِ ختمِ نبوت رفیقِ محترم مولانا اللہ وسایا زید مجدہٗ نے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا جو خط پڑھ کر سُنایا تھا۔ اس کا کیا مضمون تھا جس کو سُن کر مرزا ناصر صدمہ کی تاب نہ لا سکا اور یکایک اس کی حرکتِ قلب بند ہو گئی؟ مرزا طاہر صاحب! کیا اپنے بھائی، اپنے باپ اور اپنے دادا کی عبرت ناک موتوں کو بچشمِ خود دیکھنے اور سننے کے بعد بھی آپ کے لیے کسی مزید سامانِ عبرت کی ضرورت ہے کہ آپ علمائے اُمت سے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ کیا آپ یہ دعا کرنے کی جرأت کریں گے کہ اللہ تعالٰی آپ کو آپ کے باپ اور دادا کی سی موت نصیب کرے؟

۶ــــ رفیقِ محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی مدظلہٗ العالی آپ کے ابا مرزا محمود کو اس کی زندگی میں ہر سال مباہلہ کی دعوت دیتے رہے۔ اس کی عبرت ناک موت کے بعد آپ کے بھائی مرزا ناصر کو ہر سال مباہلہ کا چیلنج دیتے رہے۔ اور اس کی ناگہانی موت کے بعد خود آپ کو بھی التزام کے ساتھ ہر سال مباہلہ کی کھُلی دعوت دیتے رہے۔ انہوں نے متعدد بار 'ویمبلے ہال

لندن میں بھی آپ کو دعوت دی۔ لیکن آپ کے باپ کو، آپ کے بھائی کو اور خود آپ کو آج تک اس چیلنج کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کیا اس کا صاف صاف مطلب یہ نہیں کہ آپ کو اپنے اور اپنے باپ دادا کے جھوٹا ہونے کا حق الیقین ہے۔ مرزا طاہر صاحب! علمائے امت کو مباہلہ کا چیلنج دینے سے پہلے کیا آپ کا فرض نہیں تھا کہ آپ یہ تمام قرضے ادا کر دیتے جو آپ کے اور آپ کے باپ دادا کے ذمہ واجب الادا ہیں؟

۷۔۔۔۔ آپ نے اس فقیر کو مباہلہ کی دعوت دی ہے، یہ فقیر اس کے لیے بسر و چشم حاضر ہے لیکن مباہلہ کا وہ طریقہ نہیں جو آپ نے اختیار کیا ہے اور جس کی آپ نے علمائے امت کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی آپ کی طرح گھر بیٹھے آپ پر لعنتیں بھیجتے رہیں اور اخباروں اور رسالوں میں لعنت کی پتنگ بازی کرتے پھریں۔ گھر بیٹھ کر چرخہ چلانا عورتوں کا مشغلہ ہے اور کاغذی پتنگ بازی بچوں کا کھیل ہے۔

مباہلہ کا طریقہ وہ ہے جو قرآن کریم نے آیت مباہلہ میں بیان فرمایا ہے کہ دونوں فریق اپنی عورتوں، بچوں اور اپنے متعلقین کو لے کر میدان میں نکلیں، چنانچہ اس آیت کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصاریٰ نجران کے مقابلے میں نکلے اور ان کو نکلنے کی دعوت دی۔ اور خود آپ کا دادا مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مولانا عبد الحق غزنوی مرحوم و مغفور کے مقابلہ میں عیدگاہ امرتسر کے میدان میں نکلا

اگر آپ اس فقیر کو مباہلہ کی دعوت دینے میں سنجیدہ ہیں تو بسم اللہ! آیئے مرد میدان بن کر میدان مباہلہ میں قدم رکھیے۔ تاریخ، وقت اور جگہ کا اعلان کر دیجیے کہ فلاں وقت فلاں جگہ مباہلہ ہوگا۔ پھر اپنے بیوی بچوں اور متعلقین کو ساتھ لے کر مقررہ وقت پر میدان مباہلہ میں آیئے۔ یہ فقیر بھی انشاء اللہ اپنے بیوی بچوں اور متعلقین کو ساتھ لے کر وقت مقررہ پر پہنچ جائے گا۔

اور بندہ کے خیال میں مباہلہ کے لیے درج ذیل تاریخ، وقت اور جگہ سب سے زیادہ

موزوں ہوگی۔

تاریخ : ۲۳ ، مارچ ۱۹۸۹ء

دن : جمعرات

وقت : دو بجے بعد از نمازِ ظہر

جگہ : مینارِ پاکستان لاہور

میں نے اس کو بہترین تاریخ، وقت اور جگہ اس لیے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے دادا مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۳ ، مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں اپنی دجالی بیعت کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ گویا ۲۳ ، مارچ ۱۹۸۹ء کی تاریخ آپ کے مسیح دجال کی صد سالہ تقریب ہے اور اس نے لدھیانہ میں سلسلۂ بیعت کا آغاز کیا تھا، میدانِ مباہلہ میں آپ کا مقابلہ بھی لدھیانوی سے ہوگا ــــ اس طرح بابِ لُد پر مسیح دجال کو قتل کیا جائے گا۔ ظہر کے بعد کا وقت میں نے اس لیے تجویز کیا کہ حدیثِ نبویؐ کے مطابق اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں۔ اور جگہ کے لیے مینارِ پاکستان کا تعین اس لیے کیا ہے کہ پاکستان میں اس سے بہتر اور کشادہ جگہ اجتماع کے لیے شاید کوئی اور نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں ۲۳ ، مارچ کی تاریخ یوم پاکستان بھی ہے۔ یومِ پاکستان کو مینارِ پاکستان پر اجتماع نہایت مناسب ہے۔ تاہم مجھے اس تاریخ وقت اور جگہ پر اصرار نہیں۔ بلکہ تاریخ، وقت، اور جگہ کی تعیین کو آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں۔ آپ جو تاریخ، وقت اور پاکستان میں مقامِ مباہلہ مناسب سمجھیں، تجویز کر کے مجھے اطلاع دیں۔

یہ فقیر امتِ محمدیہؐ کا ادنیٰ ترین خادم ہے اور آپ چشمِ بد دُور "امام جماعت احمدیہ" ہیں۔ اس فقیر کو اپنے ضعف و قصور کا اعتراف ہے اور آپ کو اپنی امامت و زعامت اور تقدس پر ناز ہے۔ لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ فقیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ادنیٰ غلام ہے۔ اور آپ جھوٹے مسیح کے جانشین ہیں۔ یہ فقیر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمۃ للعالمینی سے وابستہ ہے۔ اور آپ دورِ حاضر کے مسیلمہ کذاب کے دم چھلا ہیں۔ یہ فقیر اپنی نالائقی کا اعتراف تقصیر لے کر

میدانِ مباہلہ میں قدم رکھے گا۔ آپ اپنی امامت وزعامت اور تقدس پر ناز کرتے ہوئے آیئے، میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عَلَم اٹھائے ہوئے آؤں گا۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت و مسیحیت کا سیاہ جھنڈا لے کر آیئے۔

آیئے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں قدم رکھیئے اور پھر میرے مولائے کریم کی غیرت وجلال اور قہری تجلّی کا کھلی آنکھوں تماشا دیکھیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے نصاریٰ نجران کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کیلئے نکل آتے تو ان کے درختوں پر ایک پرندہ بھی زندہ نہ بچتا۔

آیئے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ایک ادنیٰ امّتی کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں نکل کر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ختمِ نبوّت کا اعجاز ایک بار پھر دیکھ لیجیئے۔

اس ناکارہ کا خیال ہے کہ آپ آگ کے اس سمندر میں کودنا کسی حال میں قبول نہیں کریں گے، اپنے باپ دادا کی طرح ذِلت کی موت مرنا پسند کریں گے، لیکن آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس

نالائق اُمتی کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں اُترنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

۸۔۔۔ یہ ذکر کردینا ضروری ہے کہ اس ناکارہ کو یا دیگر علمائے امت کو آپ سے یا آپ کے باپ دادا سے کوئی ذاتی عناد نہیں۔ نہ کسی جائیداد کا جھگڑا ہے۔ نہ کسی ریاست کا تنازع ہے۔ واللہ العظیم ہم آپ کے خیر خواہ ہیں اور نہایت درد مندی و دل سوزی سے چاہتے ہیں کہ آپ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں۔ مرزا قادیانی کے دجل و فریب اور مکاری و عیاری کی دھجیاں اس لیے بکھیرتے ہیں تاکہ امتِ محمدیہ کے ایمان کو بچایا جاسکے اور آپ کی جماعت کے افراد کو دوزخ کی جلتی آگ سے نکالا جاسکے۔ خدا شاہد ہے کہ ہمارا یہ عمل محض رضائے الٰہی کے لیے اور آپ کی اور اُمتِ محمدیہ کی خیر خواہی کے لیے ہے۔ ہماری یہ خیر خواہی آپ لوگوں کو مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ میں آج پھر آپ سے اور آپ کی جماعت کے ایک ایک فرد سے نہایت اخلاص و خیر خواہی اور دل سوزی و درد مندی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ لوگ راستے سے بھٹک گئے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح کے قُربِ قیامت میں آنے کی خبر دی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا:

"خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کردے، کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔" (متی ۲۴: ۴-۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہی لوگوں میں سے تھا جنہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کرکے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مرزا غلام احمد نے یا آپ لوگوں نے جو تاویلات ایجاد کر رکھی ہیں وہ محض نفس و شیطان کا دھوکہ ہے۔ یہ تاویلیں نہ قبر میں منکر نکیر کے آگے چلیں گی اور نہ فردائے قیامت میں داورِ محشر کے سامنے کام دیں گی۔

مرزا طاہر صاحب! آپ کے لیے اپنی امامت و امارت اور خاندانی گدّی کو چھوڑ کر حق کا اختیار کرنا بے شک مشکل ہے، لیکن اگر آپ محض رضائے الٰہی کے لیے حق کو اختیار کرلیں تو حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو دنیا و آخرت میں اس کا ایسا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے کہ اس کے

مقابلہ میں آپ کی موجودہ ریاست و امارت ہیچ در ہیچ ہے۔ اور اگر آپ نے ریاست کو حق پر ترجیح دی تو مرنے کے بعد ایسی ذلت اور ایسے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا جس کے سامنے موجودہ عزت و وجاہت لغو و لایعنی ہے۔ میں آپ کی جماعت کے تمام افراد سے بھی گذارش کرتا ہوں کہ مرنے سے پہلے توبہ کرلیں، اور میں آپ کو، آپ کی جماعت کو اور ان تمام افراد کو، جن کی نظر سے میری یہ تحریر گزرے، گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حق و صداقت کا پیغام آپ تک پہنچادیا، کسی شخص کے دل میں حق طلبی کا جذبہ ہو اور وہ اپنا اطمینان چاہتا ہو تو اس کو سمجھانے کے لیے تیار ہوں۔

۹ــــ آپ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں اپنا جواب اخباروں اور رسالوں میں شائع کردوں، جہاں تک میرے امکان میں ہے میں نے اشاعت کی کوشش کی ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اپنے اخبارات و رسائل میں میرا جواب شائع کرا سکتے ہیں۔

۱۰ــــ میں نے آپ کو میدانِ مباہلہ میں اترنے کی جو دعوت دی ہے چار مہینے تک اس کے جواب کی مہلت دیتا ہوں، اور جواب کے لیے آخری تاریخ یکم جنوری ۱۹۸۹ء مقرر کرتا ہوں۔

۱۱ــــ میرا خیال ہے کہ آپ نے دیگر اکابر علماء کے نام بھی مباہلہ کا چیلنج بھیجا ہوگا۔ اس لیے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علمائے امت کے اس خادم کا جواب سب کی طرف سے تصور فرمائیں، ہر ایک کو فرداً فرداً زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک

واتوب الیک۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

توجّہ فرمائیے

(۱) ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نا ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔
البتہ کارِ خیر اور صدقۂ جاریہ میں شرکت کیلئے دعوتِ عام ہے تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرض عین ہے جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بنک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۵۵، حبیب بنک لمیٹڈ لسبیلہ مارکیٹ برانچ نشتر روڈ کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ کراچی سے باہر کے چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔

(۲) جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت اختیار کر سکتے ہیں۔ رکنیت فارم کے ہمراہ ۱۰۰/- روپیہ سالانہ پاکستان میں ۱۰۰۵ روپیہ سالانہ بیرون پاکستان کے لئے ضروری ہیں زیادہ جو بھی ہو وہ صدقۂ جاریہ کے لئے عطیہ ہوگا۔ عطیۂ رکنیت کسی قسم کی فیس یا رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقۂ جاریہ میں شرکت ہے اس کا مقصد صرف رضاءِ الٰہی کا حصول ہونا چاہیئے۔ یہ مد خیرات ہے۔

(۳) یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے حلقۂ احباب برادری اور طلبا میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے اختلافِ مسلک سے دور رہ کر دین کی بنیادی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔

(۴) اراکین کو ماہ بماہ اُردو رسائل نئے طبع شدہ روانہ کئے جاتے ہیں، پہلے شائع شدہ رسائل یا انگریزی، سندھی، عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور گجراتی تراجم رعایتی قیمت ادا کر کے طلب کئے جا سکتے ہیں۔ چند رسائل درکار ہوں تو ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو رجسٹرڈ پارسل طلب کیجئے جس کے لئے رقم منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ سے ارسال کیجئے۔ وی پی بھی طلب کیا جا سکتا ہے ایک صد روپے سے کم کی فرمائش پر ڈاک خرچ آپ کو ادا کرنا ہوگا فہرست میں رعایتی نرخ فی سینکڑہ درج ہیں لیکن آپ ایک رسالہ بھی اسی قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔ لائبریریوں کے لئے بھی یہی طریق کار ہے۔
ٹرسٹ تجارتی ادارہ نہیں ہے یہ صرف تبلیغ و اصلاح کے لئے سرگرمِ عمل ہے رعایتی قیمت پر کتب و رسائل کی ترسیل ان حضرات کے لئے ہے جو انہیں فی سبیل اللہ تقسیم کریں اور تبلیغ دین کے لئے کوشاں ہوں یہ طریق کار محض خدمت و تعاون کے جذبہ کے تحت اپنایا گیا ہے آپ اپنے ذوق کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔

اس اعلان کے ساتھ سابقہ تمام اعلانات منسوخ تصور کئے جائیں۔ یکم جولائی ۱۹۸۶ء

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا نزد لسبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی ۵

صدیقی ٹرسٹ کی شائع کردہ کتب

۱	اُسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	ڈاکٹر محمد عبدالحی صدیقی عارفیؒ	۲۵/-
۲	احکامِ میت	〃	۱۲/-
۳	افاداتِ عارفیہ	〃	۱۵/-
	〃	〃 قسم دوم	۸/-
۴	رسوماتِ مرگ و سوگ	〃	۵/-
۵	میت کا ترکہ اور اسکی تقسیم	〃	۶/-
۶	انتباہِ خصوصی	〃	۴/-
۷	قرآن حکیم اور ہماری زندگی	جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	۳۰/-
۸	یہودیت اور مسیحیت	پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق رانا	۴۰/-
۹	مسیحیت پاکستان میں	ڈاکٹر نادر رضا صدیقی	۵۰/-
۱۰	مِنَ الظلماتِ الی النور	پروفیسر غازی احمد (سابق کرشن لال)	۱۵/-
	〃	〃 سندھی	۲۵/-
۱۱	خلفاء راشدین کی رنگت	منشی عبدالرحمٰن خاں	۳۲/-
۱۲	احکامِ قرآنی	〃	۳۰/-
۱۳	بصائرِ قرآنی	〃	۲۰/-
۱۴	تعارفِ قرآنی	〃	۲۰/-
۱۵	صحابہ کبار حضرت علیؓ کی نظر میں	〃	۵/-
۱۶	بازارِ رشوت	〃	۱۲/-
۱۷	اُمہات المومنین	طالب الہاشمی	۸/-
۱۸	بناتِ طاہرات	〃	۴/-
۱۹	وفودِ عرب بارگاہِ رسالت میں	〃	۶/-
۲۰	قرآنی کرنیں	منشی عبدالرحمٰن خاں	۳۰/-
۲۱	قانون الصلوٰۃ	احسان الحق درخشاں	۱۲/-
۲۲	قادیانی کیوں مسلمان نہیں	مولانا محمد منظور نعمانی	۱۰/-
۲۳	فضائلِ تجارت	شیخ الحدیث محمد زکریاؒ	۱۰/-
۲۴	اُمّ الامراض	〃	۸/-
۲۵	مسلکِ اعتدال	حکیم انیس احمد صدیقی	۵/-
۲۶	بائبل کی تالیف، تحریف پر تحقیقی نظر	〃	۳/-
۲۷	ترکِ منکرات (مکمل)	مفتی رشید احمد صاحب	۱۰/-
۲۸	شہیدِ اعظم	مولانا ابوالکلام آزادؒ	۴/-
۲۹	اسماء البدریین	مولانا سلیم اللہ خان صاحب	۴/-
۳۰	تعلیم القرآن	مولانا محمد اویس ندویؒ	۸/-
۳۱	داڑھی کے مسائل	شیخ احمد مدنیؒ	۱۰/-
۳۲	آزادی و سرفرازی کا پیغام	ساتحہ آئی وردی / قاضی محمد سعید	۳/-
۳۳	مسائلِ وضو	مفتی عبدالرؤف سکھروی	۲/۵۰
۳۴	مسائلِ غسل	〃	۲/۵۰
۳۵	مسائلِ صیام	〃	۲/۵۰
۳۶	مسائلِ اعتکاف	〃	۲/۵۰
۳۷	اعمال کا بدلہ	حکیم الامت حضرت تھانویؒ	۳/-
۳۸	ارشادِ قدسی (مجموعہ احادیث)	مولانا علیم اللہ مظاہری	۳/-
۳۹	مسٹر ویب کے لیکچر	نومسلم انگریز محمد رسل ویب	۶/-
۴۰	قرابۃ المستقین۔ وثیقۃ الوارثین	مولوی محمد یوسف لدھیانوی	۲۰/-
۴۱	فہرست مضامین قرآنیہ	حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ	۵/-
۴۲	انوار غفوریہ مدنیہ	افادات حضرت شاہ عبدالغفور العباسی مدنیؒ	۵/-
۴۳	حقیقتِ حدیث	منشی عبدالرحمٰن خاں	۳۰/-
۴۴	اسلام کیا ہے؟	مولانا محمد منظور نعمانی	۱۲/-

صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازا السبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی ۵ پاکستان